سند دین ہے

حافظ ابو یحیی نورپوری حفظہ اللہ

سند دین ہے، دینِ اسلام کا دارومدار اور انحصار سند پر ہے، سند ہی حدیثِ رسول ﷺ تک پہنچنے کا واحد طریقہ ہے، نیز سند احکامِ شرعی کی معرفت کا واحد ذریعہ ہے۔ سند امتِ محمدیہ علی صاحبہا الصلوٰۃ والسلام کا خاصہ ہے، اہلحدیث اس کے وارث اور محافظ ہیں۔

اہل باطل ہمیشہ سند سے دور رہے ہیں، ان کی کتابیں اس سے خالی ہیں، ان سے سند کا مطالبہ بجلی بن کر گرتا ہے، لہٰذا جب بھی کوئی بدعتی اور ملحد آپ کو کوئی روایت پیش کرے تو آپ فوراً اس سے معتبر کتبِ حدیث سے سند، نیز راویوں کی توثیق و عدالت، اتصالِ سند، تدلیس اور اختلاط سے سند کے خالی ہونے کا مطالبہ کریں، وہ فَبُهِتَ الَّذِيْ كَفَرَ کا صحیح مصداق بن جائے گا۔

سند اور محدثین

امام یزید بن زریع رحمہ اللہ (م ۱۸۲ھ) فرماتے ہیں: لكلّ دين فرسان وفرسان هذا الدّين أصحاب الأسانيد . ”ہر دین کے شہسوار ہوتے ہیں اور اس دین کے شہسوار سندوں والے لوگ ہیں۔“ (المدخل للحاکم : ۱۲، شرف اصحاب الحدیث للخطیب : ۸۲، وسندهٗ حسنٌ)

اس قول کی تشریح کرتے ہوئے امام ابنِ حبان رحمہ اللہ (م ۳۵۴ھ) لکھتے ہیں:

فرسان هذا العلم الّذين حفظوا على المسلمين الدّين ، وهدوهم الى الصّراط المستقيم ، الّذين أكثروا قطع المفاوز والقفار ، على التّنعّم فى الدّيار والأوطان فى طلب السّنن فى الأمصار ، وجمعها بالوجل والأسفار ، والدّوران فى جميع الأفطار ، حتّى انّ أحدهم ليرحل فى الحديث الواحد الفراسخ البعيدة ، وفى الكلمة الواحدة الأيام الكثيرة ، لئلّا يدخل مضلّ فى السّنن شيئا يضلّ به ، وان فعل فهم الذّابّون عن رسول الله صلّى الله عليه وسلّم ذٰلک الكذب ، والقائمون بنصرة الدّين ...

''اس علم کے شہسوار وہ لوگ ہیں، جنھوں نے مسلمانوں کے لیے ان کے دین کو محفوظ کیا اور ان کی رہنمائی صراطِ مستقیم کی طرف کی، وہ لوگ جنھوں نے ناز ونعمت اور اپنے علاقوں میں رہنے پر احادیثِ رسول ﷺ کی طلب میں صحراو بیاباں طے کر کے دور دراز کے شہروں میں جانے کو ترجیح دی، انہوں نے خوف وسفر اور تمام اطراف واکناف میں گھوم کر یہ کام کیا، حتی کہ ان میں سے کوئی ایک حدیث کی خاطر کئی کئی فرسخ اور ایک ہی کلمہ کی خاطر کئی کئی دن سفر کرتا، تا کہ کوئی گمراہ کن شخص احادیث میں ایسی چیز داخل نہ کردے، جس کے ذریعے وہ لوگوں کو گمراہ کرے۔ اگر کسی نے ایسا کرنے کی کوشش کی تو انہی لوگوں نے اللہ کے رسول ﷺ سے اس جھوٹ کو دُور کیا، یہی لوگ دین کی نصرت کا بیڑا اٹھائے ہوئے ہیں۔''(المجروحین لابن حبان : ۲۷/۱)

امام شافعی رحمہ اللہ (۱۵۰۔۲۰۴ھ) فرماتے ہیں: **مثل الّذی یطلب العلم بلا حجّة ، مثل حاطب لیل ، یحمل حزمة حطب فیھا أفعٰی ، یلدغه وھو لا یدری ...**

''جو شخص بغیر دلیل (سند) کے علم حاصل کرتا ہے، وہ رات کو لکڑیاں اکٹھی کرنے والے کی طرح ہے کہ وہ لکڑیوں کا وہ گٹھا جمع کرتا ہے، جس میں اژدھا ہوتا ہے، اسے معلوم ہی نہیں ہوتا کہ وہ اس کو ڈنگ دیتا ہے۔''(المدخل للحاکم : ٤ ، وسندهٗ حسنٌ)

امام محمد بن سیرین تابعی رحمہ اللہ (م ۱۱۰ھ) فرماتے ہیں: **انّ ھذا الحدیث دین ، فانظروا عمّن تأخذوہ .** ''یہ حدیث دین ہے، لہٰذا تم دیکھو کہ کس سے دین لے رہے ہو۔''

(الجرح والتعدیل لابن ابی حاتم : ۱۵/۲، وسندهٗ صحیحٌ)

شیخ الاسلام امام عبداللہ بن المبارک رحمہ اللہ (م ۱۸۱ھ) فرماتے ہیں: **الاسناد من الدّین ، ولولا الاسناد لقال من شاء ما شاء .** ''سند دین ہے، اگر سند نہ ہوتی تو ہر کہنے والا، جو اس کے جی میں آتا، کہہ دیتا۔''(مقدمة صحیح مسلم : ۹/۱ ، رقم : ۳۲، وسندهٗ صحیحٌ)

امام حاکم رحمہ اللہ (م ۴۰۵ھ) فرماتے ہیں: **لولا الاسناد وطلب ھذه الطّائفة له، وکثرة مواظبتھم علی حفظه ، لدرس منار الاسلام ، ولتمکّن أھل الالحاد**

والبدع فيه بوضع الحديث ، وقلب الأسانيد ، فانّ الأخبار اذا تعرّت عن وجود الأسانيد فيها كانت بُترا ... ''اگر سند نہ ہوتی اور محدثین کا یہ گروہ اس کو حاصل نہ کرتا اور اس کی حفاظت پر تسلسل نہ رکھتا تو اسلام کا مینار منہدم ہوجاتا اور ملحد و بدعتی لوگ حدیث کو گھڑنے اور سندوں کو بدلنے پر قادر ہوجاتے ۔احادیث جب سندوں کی وجود سے عاری ہوجائیں تو وہ ادھوری اور بے فیض ہوجاتی ہیں۔''(معرفة علوم الحديث للحاكم : ص ٦)

نیز فرماتے ہیں: **سمعت الشّيخ أبا بكر أحمد بن اسحاق الفقيه ، وهو يناظر رجلا ، فقال الشّيخ : حدّثنا فلان ، فقال له الرّجل : دعنا من حدّثنا الى متى حدّثنا ، فقال له الشّيخ : قم يا كافر ! ولا يحلّ لک أن تدخل دارى بعد هٰذا ، ثمّ التفت الينا ، فقال : ما قلت قطّ لأحد لا تدخل دارى الّا لهٰذا .....**

''میں نے شیخ ابوبکر احمد بن اسحاق فقیہ کو ایک آدمی سے مناظرہ کرتے ہوئے سنا، شیخ نے سند پڑھی تو اس آدمی نے کہا، سند کو چھوڑو، اس پر شیخ نے کہا، اے کافر! کھڑا ہوجا، تیرے لیے اب کے بعد میرے گھر میں داخل ہونے کی اجازت نہیں، پھر ہماری طرف متوجہ ہوئے اور فرمایا، میں نے اس آدمی کے سوا کبھی کسی کو اپنے گھر میں داخل ہونے سے منع نہیں کیا۔''(معرفة علوم الحديث للحاكم : ص ٤)

ابونصر أحمد بن سلام الفقیہ کہتے ہیں: **ليس شيء أثقل على أهل الالحاد ولا أبغض اليهم من سماع الحديث وروايته باسناد ...** ''ملحدین پر حدیث کو سننے اور اس کو باسند روایت کرنے سے بڑھ کر کوئی کام بھاری ومبغوض نہیں۔''(معرفة علوم الحديث للحاكم : ص ٤ ، شرف اصحاب الحديث للخطيب : ١٥٢، وسندهٗ صحيحٌ)

نیز امام عبداللہ بن المبارک رحمہ اللہ فرماتے ہیں: **مثل الّذى يطلب أمر دينه بلا اسناد كمثل الّذى يرتقى السّطح بلا سُلّم .** ''جو شخص اپنے دین کو بغیر سند کے حاصل کرتا ہے، اس کی مثال اس شخص کی طرح ہے، جو چھت پر بغیر سیڑھی کے چڑھنے کی کوشش کرتا ہے۔''

(شرف اصحاب الحديث للخطيب : ٧٥ ، وسندهٗ صحيحٌ)

ابوسعید الحداد رحمہ اللہ کہتے ہیں: **الاسناد مثل الدّرج ومثل المراقى ، فاذا زلّت**

رجلک عن المرقاۃ سقطت ، والرّأی مثل المرج . ''اسناد سیڑھی اوراس کے زینوں کی طرح ہے، اگر آپ کا پاؤں سیڑھی سے پھسلے تو آپ گر جاتے ہیں ۔ رائے تو فتنہ وفساد کی طرح ہے۔'' (شرف اصحاب الحدیث للخطیب : ٧٦، وسندہٗ حسنٌ)

حافظ ابن الصلاح رحمہ اللہ (م٦٤٣ھ) لکھتے ہیں: أصل الاسناد خصّیصة فاضلة من خصائص هٰذه الأمّة ، وسنّة بالغة من السّنن المؤكّدة . ''سند اس امت کی خصوصیات میں سے ایک زبردست خصوصیت ہے اور مؤکدہ سنتوں میں سے بلیغ سنت ہے۔''

(مقدمة ابن الصلاح : ص ٢٣١)

شیخ الاسلام ابنِ تیمیہ رحمہ اللہ (م٧٢٢ھ) فرماتے ہیں: الاسناد من خصائص هذه الأمّة ، وهو من خصائص الاسلام ، ثمّ هو فی الاسلام من خصائص أهل السّنّة ، والرّافضة من أقلّ النّاس عناية به ، اذ كانوا لا يصدّقون الّا بما يوافق أهوائهم ، وعلامة كذبه أنّهم يخالف أهوائهم . ''اسناد اس امت کا خاصہ ہے، اسلام کا خاصہ ہے، پھر اہل اسلام میں سے اہل سنت کا خاصہ ہے۔ اس کی طرف سب لوگوں میں سے کم توجہ رافضی کرتے ہیں، کیونکہ وہ صرف اس سند کی تصدیق کرتے ہیں، جو ان کی خواہشات کے موافق ہو اور (ان کے نزدیک) سند کے جھوٹا ہونے کے علامت یہ ہوتی ہے کہ وہ ان کی خواہشات کے خلاف ہو۔''

(منهاج السنة النبوية : ١١/٤)

علامہ ابنِ حزم رحمہ اللہ (م٤٥٦ھ) لکھتے ہیں: ''ثقہ کا ثقہ سے نقل کرنا، حتی کہ یہ سلسلہ اتصال کے ساتھ نبیٔ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم تک پہنچ جائے، ہر ایک راوی اپنے شیخ کا نام ونسب بیان کرے، سب کی ذات اور ان کے احوال وزمان ومکان معروف ہوں .... یہ خصوصیت (سند) اللہ تعالیٰ نے باقی سب امتوں میں سے صرف مسلمانوں کو دی ہے اور اس خصوصیت کو ان کے ہاں قدیم زمانوں کے باوجود تر وتازہ وشگفتہ رکھا ہے۔ اس کو حاصل کرنے کے لیے اتنے لوگ دور دراز آفاق کا سفر کرتے ہیں کہ ان کا شمار ان کا خالق ہی کر سکتا ہے۔۔۔۔ اللہ تعالیٰ نے ان کے لیے اس کی حفاظت کا ذمہ لیا ہے، لہٰذا اگر ان میں سے کسی سے نقل کرنے میں ایک کلمہ کی بھی غلطی ہو جائے تو وہ ان سے بچ کر نہیں نکلتی، نہ

ہی کسی فاسق کے لیے ممکن ہے کہ وہ اس میں کوئی ایک بھی من گھڑت کلمہ داخل کر سکے۔ وللہ تعالیٰ الشکر !

یہود : ارسال اور انقطاع کے ساتھ سند یہود میں بہت زیادہ پائی جاتی ہے، لیکن وہ اس کے ذریعے بھی سیدنا موسیٰ علیہ السلام کے قریب نہیں پہنچ پاتے، بلکہ وہ موسیٰ علیہ السلام سے اتنا دور رُک جاتے ہیں کہ ان کے درمیان تیس زمانوں سے بھی زیادہ اور پندرہ سو سال سے بھی زیادہ عرصے کا فاصلہ ہوتا ہے۔ وہ صرف شمعون وغیرہ تک پہنچ پاتے ہیں۔

نصاریٰ : رہے نصاریٰ تو ان کے پاس اس میں سے صرف طلاق کی حرمت کا فتویٰ ہے، پھر اس کا بیان کرنے والا بھی ایسا کذاب آدمی ہے، جس کا جھوٹ واضح ہے۔ کذاب اور مجہول راویوں پر مشتمل سندیں یہود و نصاریٰ کے ہاں بہت ہیں۔

رہے اقوالِ صحابہ و تابعین تو یہودی اپنے نبی کے کسی صحابی یا تابعی تک قطعاً سند نہیں پہنچا سکتے، نہ ہی نصاریٰ کے لیے ممکن ہے کہ وہ شمعون اور پولس سے آگے جائیں۔۔۔"

(الفصل فی الملل والاھواء والنحل : ۸۲/۲۔۸۵)

دعا ہو تو ایسی!

حافظ محمد اعجاز ساقی

رسول اللہ ﷺ کے پاس ایک مہمان آیا، آپ ﷺ نے اپنی تمام ازواج مطہرات کی طرف کھانے کے لیے پیغام بھیجا، لیکن کسی کے پاس کھانے کے لیے کچھ نہ تھا، اس پر آپ ﷺ نے یہ دعا کی:

اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ أَسْئَلُکَ مِنْ فَضْلِکَ وَرَحْمَتِکَ ، فَإِنَّهٗ لَا یَمْلِکُھُمَا اِلَّا أَنْتَ .

"اے اللہ! میں تجھ سے تیرے فضل اور تیری رحمت کا سوالی ہوں، ان دونوں کا مالک تو ہی ہے۔"

دعا کرنے کی دیر تھی کہ ایک بھنی ہوئی بکری آپ ﷺ کو تحفہ میں بھیج دی گئی، آپ ﷺ نے فرمایا، یہ تو اللہ کا فضل ہے، رحمت کے ابھی ہم منتظر ہیں۔ (المعجم الکبیر للطبرانی : ۱۷۸/۱۰، وسندہٗ صحیحٌ)